

The Hero of "Odyssey" Odysseus as an Anti-Hero

اوڈیسی "کاہیر" واوڈیسیوس بطور اینٹی ہیرو

Tasawar Abbas *¹

PhD Scholar, Department of Urdu, NUML, Islamabad

Dr. Mehmood Ul Hassan *²

Assistant Professor, Department of Urdu, NUML, Islamabad.

*¹ تصور عباس

پی ایچ ڈی سکالر، شعبہ اردو، نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز، اسلام آباد

*² ڈاکٹر محمود الحسن

اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اردو، نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز، اسلام آباد

Correspondance: mtasawarabbas8283@gmail.com

eISSN:3005-3757

pISSN: 3005-3765

Received: 14-01-2026

Accepted: 23-03-2026

Online: 31-03-2026



Copyright: © 2023 by the authors. This is an access-open article distributed under the terms and conditions of the Creative Common Attribution (CC BY) license

ABSTRACT: Homer's "Odyssey" is a magnificent story of the struggle of Odysseus, who defeats his enemies with the help of his cunning, intelligence, and deceit. The role of a hero is considered an ideal and a source of pride, but this character achieves success by adopting negative aspects in achieving goals. Such traits are considered shameful. No civilization or society feels proud of him. Odysseus is a character who emerges as a hero and an anti-hero at the same time, a character with positive and negative effects. Odysseus can also be called the first anti-hero of world literature.

KEYWORDS: Odyssey, anti-hero, Odysseus as an anti-hero, negative aspects in achieving goals, social effects

ہو مر کون تھا؟ کس دور میں زندہ رہا؟ اس کے کارہائے نمایاں کیا کیا ہیں؟ اس کی اصل عمر کیا تھی؟ ان سوالات کے جوابات کسی کے پاس نہیں۔ خود یونانیوں کے پاس بھی نہیں جن کے دیس کا یہ باسی تھا۔ یہ بات بھی طے ہونا ابھی باقی ہے کہ کیا ہو مر نام کا کوئی شخص واقعی تھا بھی سہی یا نہیں یا اس کی موجودگی KING ARTHUR کے فرضی کردار کی طرح سب افسانوی باتیں ہیں۔ ہو مر کے نام کی طرح اس کے کارناموں کا پتہ چلانا بھی تاریکی میں تیر چلانے کے برابر ہے۔ ہو مر کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ ایک اندھا بھکاری تھا جو یونان کی گلیوں میں بھیک مانگا کرتا تھا۔ یونانی زبان میں ہو مروس کے معنی بھی اندھے کے ہیں۔ ہو مر قدیم یونان کا عظیم ترین شاعر سمجھا جاتا ہے۔ معروف یونانی تاریخ دان ہیروڈوٹس کے مطابق ہو مر کی پیدائش کرائسٹ سے آٹھ صدیاں پہلے کی ہے۔ اس لحاظ سے اس کا دور آٹھویں صدی قبل مسیح ہے۔ ہو مر نے آج تک پڑھی جانے والی عظیم رزمیہ نظمیں اوڈیسی اور ایلیدہ تخلیق کیں۔ یونانی دیومالا کے مطابق ہو مر یونانی دریا میلیس کا بیٹا تھا جب کہ اس کی ماں کریتھائس نام کی ایک دریائی پری تھی۔ دیومالا کے مطابق دریائے میلیس کے کنارے فیموس نام کے ایک موسیقار اور شاعر کا سکول قائم تھا۔ فیموس نے ننھے ہو مر اور اس کی ماں کریتھائس پر ترس کھایا کیونکہ ماں بیٹا دونوں بے خانماں پناہ گزینوں کی طرح مارے مارے پھر رہے تھے۔ فیموس کی باذوق شخصیت کو جب ننھے ہو مر نے قریب سے دیکھا تو اس کے اندر بھی علم و ادب اور موسیقی کا شغف پیدا ہوا۔ عمر گزرتی رہی جب فیموس مرنے لگا تو اس نے ہو مر کو اپنا جانشین مقرر کیا۔ ہو مر کی نظر شروع ہی سے کمزور تھی۔ فیموس کے سکول میں جب اس نے تحریر و تصنیف پر زیادہ زور دیا تو اس کی نظر مزید کمزور ہونا شروع ہو گئی اور پھر وہ دن بھی آ گیا جب ہو مر مکمل اندھا ہو گیا۔ انگریزی اور یونانی ادب میں ہو مر سے منسوب بہت ساری نظمیں آج بھی دلچسپی سے پڑھی جاتی ہیں۔ لیکن یہ بات بھی سچ ہے کہ اس نابغہ روزگار شاعر کے ادبی کام کا ایک بڑا حصہ زمانہ کی خرد برد کا شکار ہو کر گم ہو گیا۔ آج اس کی تمام تر شہرت اوڈیسی اور ایلیدہ کے مرہون منت ہے۔

ہو مر کی اوڈیسی (Odyssey) بہادر اور پرفن اوڈیسیوس کی کہانی ہے۔ اوڈیسی رزمیہ داستان ہیرو اوڈیسیوس کی 19 سالہ وطن واپسی کی جدوجہد اور اس کی غیر موجودگی میں اس کے خاندان کی مشکلات کے گرد گھومتی ہے۔ اوڈیسیوس اٹھیکا کا بادشاہ ہے جو ٹرائے کی جنگ کے بعد اپنے وطن پہنچنے کا عزم لیے مشکلات کا سامنا کرتا ہے۔ اور ادھر اس کا خاندان مسلسل مصائب سے دوچار دکھائی دیتا ہے اٹھیکا کے خواستگاروں کا گروہ اوڈیسیوس کی بیوی پینے لویپا سے شادی کرنے پر تیار ہے اور اس کے محل میں بیٹھے اس کی دولت اڑا رہے ہیں اور اس پر پینے لویپا پر پریشانی کا عالم طاری ہے نہ اوڈیسیوس کی خبر زندہ ہے یا مر چکا ہے اور دوسرا خواستگار مال و دولت پر مزے اڑا رہے تھے اوڈیسیوس کا بیٹا جو نوخیز جوان جو اس صورت حال پر رنجیدہ ہے اور اس نے ایک روز والد کی خبر لینے کا تہیہ کیا اور سفر پر چل نکلا۔ لیکن اس خبر کو پوشیدہ رکھا گیا جو نبی یہ راز فشا ہو تو خواستگاروں کے کچھ افراد اس کو قتل کرنے کے ارادے سے تعاقب میں چل پڑے ادھر اوڈیسیوس مصائب سے نبرد آزما ہوتا ہوا ایک فقیر کے روپ میں وارد ہوا تو حالات سے آگاہی حاصل کرنے کیلئے چرواہے کے پاس قیام کرتا ہے

اس پر اپنی شناخت کو پوشیدہ رکھتا ہے اور اسی قیام کے دوران اوڈیسیوس کا بیٹا تلمیا خوا اس بھی واپس آکر چرواہے کے پاس جاتا ہے تو وہاں اس کی ملاقات اپنے باپ سے ہو جاتی ہے تو دونوں محل میں واپس جانے کا پلان مرتب کرتے ہیں اوڈیسیوس ایک فقیر کے روپ میں محل میں داخل ہو کر خواستگاروں کو نیست و نابود کرتا ہے اور اپنے مقاصد میں کامیاب ہو جاتا ہے۔

اینٹی ہیرو سے مراد وہ کردار جو کہانی کا محور ہو مگر اس کے اخلاق اور اعمال روائتی ہیرو کے معیار پر پورے نہ اترتے ہوں اس کے کردار میں عام ہیرو کی طرح غیر متزلزل ہمت اخلاقی راست بازی یا خود غرضی سے پاک جذبہ نہ پایا جائے یہ کردار اکثر خامیوں سے بھرپور اخلاقی طور پر مبہم ان کے مقاصد نیک ہو سکتے ہیں لیکن ان کے حصول کا طریقہ متنازع ہوتا ہے۔
بقول بالڈک:

“An anti-hero is a central character who does not display the noble qualities of the classical hero, often marked by moral ambiguity, hesitation, and ordinary human weaknesses.” (1)

اسی طرح اینٹی ہیرو کے بارے میں ڈاکٹر سلیم اختر لکھتے ہیں:

"رزمیہ ایپک داستان اور بعد ازاں ناول میں شاندار ہیرو و Larger than Life نظر آتا ہے۔ مہمات سر کرتا ہے، قلعے فتح کرتا، طلسمات پر غالب آتا، حسینوں کو زیر کرتا، الغرض ہر لحاظ سے ناقابل تسخیر ثابت ہوتا تھا حقیقت نگاری پر مبنی انداز نظر کی وجہ سے ہیرو پہلے عام اور حقیقی افراد کی سطح پر آیا اور اس کے بعد اینٹی ہیرو کی صورت میں ہیرو کا نیا روپ سامنے آیا۔ اگرچہ اینٹی ہیرو کے آغاز کے سراخ میں (1605 Don Quixote) تک جا پہنچتے ہیں۔ اینٹی ہیرو کا تصور جدید دور کی پیداوار ہے اور اسے اینٹی ناول سے مشروط قرار دیا جاسکتا ہے۔۔۔۔۔ دو سٹو فکسی کے نسبتاً کم معروف ناول Notes from underground کا ہیرو اینٹی ہیرو کی بہت اچھی مثال پیش کرتا ہے۔ اینٹی ناول میں ہیرو کو بھی اینٹی ہیرو قرار دیا جاسکتا ہے۔" (2)

کہانی کا مرکزی کردار مقاصد کے حصول کیلئے اوصاف حمیدہ کو نہیں اپناتا تو وہی ہیر و بھی اینٹی ہیر و کی سطح پر اکھڑا ہوتا ہے جو ہر جائز و ناجائز کو اپنا کر اپنے اہداف میں کامیاب ہو۔

اوڈیسیوس اوڈیسی کا ایک ایسا کردار جو بیک وقت روایتی ہیر و اور اینٹی ہیر و دونوں کی خصوصیات کا حامل یہ کردار پیچیدہ جو روایتی ہیر و کی بلندیوں کو اپنا خاصا بنائے منزل مقصود تک پہنچتا ہے تاہم کچھ منفی پہلو ابھر کر سامنے آتے ہیں عقل کا استعمال، قریب اور دھوکے لئے کرتا ہے۔ خود پسندی، غرور جیسے خصائص ہیر و کی خصوصیات کے برعکس ہیں۔

اس کہانی میں خواستگاروں نے محل میں ڈیرے جمار کھے تھے۔ تلمیحا خوا اس اور پینے لویا ان کی وجہ سے پریشان ہیں۔ تلمیحا خوا اس خواہش ظاہر کرتا ہے کہ اب اوڈیسیوس کو لوٹ آنا چاہیے۔ جو ان کو نیست و نابود کر دے اس پر اٹھینا کا جواب جس سے اوڈیسیوس کی شخصیت میں منفی پہلو دکھائی دیتے ہیں اقتباس ملاحظہ کریں۔

"کنواری اٹھینا نے دلی غم و غصہ کا اظہار کیا لعنت ہے! اس بے غیرت گروہ کی خبر لینے کیلئے اب تمہارے باپ کو واقعی لوٹ آنا چاہیے جب میں نے پہلی بار اسے دیکھا تھا تو وہ ہمارے گھر شراب پی کر خود، خود اوڑھے، ڈھال پشت پر دونوں ہاتھوں میں نیزے اٹھائے اکڑتا پھر رہا تھا وہ اپنے کانسی کے تیروں کو ایک قاتل زہر میں بجھانا چاہتا تھا اور زہر کی تلاش میں ایلیوس بن مرموس کے پاس ایفر ا گیا تھا مگر ایلیوس خدا ترس انسان تھا اس کی مدد کیلئے رضا مند نہ ہوا۔ ایفر اسے وہ ہمارے پاس آیا اور میرے باپ نے جو اسے دل و جان سے چاہتا تھا وہی زہر فراہم کر دیا اگر وہ اوڈیسیوس اسی حلیے میں محل کے دروازے پر آمو جو دہو تو ان خواستگاروں کا کام تمام کر دے" (3)

درج بالا اقتباس اس بات کی عکاسی کرتا ہے کہ وہ قتل و غارت انتہائی بے دردی سے کرتا تھا نیزوں کو زہر آلود کر کے انسانوں کو بے رحمی اور سفاکی سے نشانہ بنانے کی وجہ سے خدا ترس ایلیوس اس کی مدد کرنے سے انکار کرتا ہے تو گویا یہ ایسا منفی پہلو ہے جو اس زمانے کی اخلاقیات کے برعکس ہے اور اس فعل کو برا سمجھا جاتا تھا اور ایسا کام کرنا تو دور لوگ ایسے کاموں میں مدد کرنا بھی برا خیال کرتے تھے انسانوں کو اس بے دردی سے قتل کرنا ایسا منفی پہلو ہے جو اس کے اینٹی ہیر و ہونے کی دلیل ہے۔

اسی طرح جلسہ عام میں اٹھیکا والوں سے خطاب کرتا ہے جب تلمیحا خوا خواستگاروں سے التجا کرتا ہے کہ مجھ سے درگزر کرو تم کس بات کا بدلہ لے رہے ہو جو اس گفتگو کو ہو مر اس طرح بیان کرتا ہے۔

"میرے دوستو! میں اولیپوسوسی زیوس اور انسانوں کے جلسوں کو طلب اور
برخاست کرنے والی تھیمس دیوی کے نام پر تم سے التجا کرتا ہوں کہ کچھ
سے درگزر کرو اور مجھے اپنے رنج و الم میں جان گھلاتے رہنے دو یہ بات
دوسری ہے کہ تمہارے خیال میں میرا شریف باپ تمہارے سپاہیوں سے
جن کا وہ سالار تھا بے رحمی کا سلوک کرتا تھا اور مجھ سے اتنی ہی سفاکی سے
بدلہ لینے کیلئے تم ان مفت خوروں کی حوصلہ افزائی کر رہے ہو۔" (4)

یہ اقتباس اوڈیسوس کا اپنے سپاہیوں کے ساتھ جو رویہ اختیار کرتا تھا وہ بھی غیر انسانی اور غیر اخلاقی پہلوؤں کی عکاسی کر رہا
ہے۔ جو ایک ایٹنی ہیر و کی واضح مثال ہے۔

اسی طرح جان جو کھوں کے سفر میں کالپسو دیوی جو اس کو اپنے ساتھ رہنے اور اٹھیکا کو بھول جانے کی پیش کش کرتی ہے مگر
اوڈیسوس اس پر معذرت خواہنا انداز میں واپس جانے کا اصرار کرتا ہے قیام کے دوران کالپسو دیوی سے جسمانی تعلقات
قائم کرتا ہے مگر اپنی بیوی سے وفاداری اور کسی سے تعلق نہ رکھنے پر یقین رکھتا ہے مگر خود اوروں سے تعلقات قائم کرتا
ہے جسے ہومر اس طرح بیان کرتا ہے۔

"زیوس کا حکم ماننے کے سوا چارہ نہیں پری نے فوراً اپنے مہمانوں کو تلاش
کرنا شروع کیا اور اسے سمندر کنارے بیٹھے ہوئے پایادہ ہمیشہ کی طرح کالے
کوسوں دور وطن کی یاد میں آنسو بہا رہا تھا اشک باری سے جان شیریں گھلا رہا
تھا پری کی صحبت سے بیزار ہونے سے ایک مدت ہوگی تھی شب کو بے شک
غار کے اندر اسے پری سے ہم بستر ہونا پڑتا تھا" (5)

اس اقتباس سے اوڈیسوس کے جسمانی تعلقات کا ثبوت ملتا ہے جو اس کی وفاداری پر سوالیہ نشان ہے یہ تعلقات ایک سے
زیادہ عورتوں کے ساتھ ہیں جو اس کے دو غلا پن اور بے وفائی پر دلالت کرتے ہیں یہی وہ پہلو ہے جو ایٹنی ہیر و کے وجود کو
لازم ہے۔

اسی طرح ٹرائے کی جنگ کے دوران فریب، چالاکی اور دھوکے سے کام لیتا ہے جو جنگی حکمت کیلئے تو کسی حد تک درست ہو
مگر قدیم یونانی اخلاقیات میں فریب اور چالاکی کا سہارا لینا قابل اعتراض عمل ہے جھوٹی کہانی گھڑ کر لکڑی کے گھوڑے کو
اندر لے جانا جس میں سورما چھپے ہوئے تھے انہوں نے موقع پا کر ٹرائے کے قلعے کو فتح کر لیتے ہیں جس کو ہومر اس طرح
پیش کرتا ہے۔

"لیکن اب میری درخواست ہے کہ اپنا موضوع بدل کر ہمیں اس لکڑی کے گھوڑے کا قصہ سناؤ جسے اپنی اوس کی مدد نے اٹھنا کی مدد سے بنایا تھا اور ہمارے سردار اوڈیسیوس نے ایک دن چال بازی سے کام لے کر بطور کمین گاہ تروے کے قلعے میں پہنچا دیا تھا اس کے اندر سورما چھپے بیٹھے تھے اور انھوں نے بعد میں موقع پا کر شہر تروے کو تباہ و برباد کر دیا" (6)

اس مثال سے واضح ہوتا ہے مذہبی تحفے یعنی گھوڑے کے ذریعے جعل سازی سے کام لیا۔ اور تروے کو فتح کرتے ہوئے انتہائی سفاکی سے کام لیا گیا یہ نہ شجاعت کی روایتی مثال ہے اور نہ ہی اخلاقی پاکیزگی کی یہی وہ اخلاقی پیچیدگیاں ہیں جو اینٹی ہیرو کا ثبوت ہیں۔

اس کے بعد اسی طرح اوڈیسیوس واپسی کے سفر کے دوران اپنے لالچ، غرور اور ہٹ دھرمی کی وجہ سے اپنے دوستوں کو آدم خور دیوکاشکار بنا دیتا ہے۔ اس واقعے کو ہومر اوڈیسی میں اس طرح لکھتا ہے۔

"ہم تھوڑی دیر میں غار کے سامنے پہنچ گئے لیکن اس کا باسی چراگاہ میں اپنی فریہ بھیڑوں کی نگہبانی کر رہا تھا ہمیں ملتا کیونکر؟ چنانچہ ہم اندر چلے گئے اور غار کو دیکھتے بھالتے رہے وہاں پنیر سے بھری ٹوکریاں رکھی تھیں اور باڑوں میں بھیڑوں اور بکریوں کے بے شمار چھوٹے، بڑے اور دودھ پیتے بچے علیحدہ علیحدہ بند تھے۔۔۔ میرے ساتھیوں کے دل میں آیا پہلے کچھ پنیر لے چلیں پھر واپس آکر باڑے میں سے بچوں کو جلد جلد ہانکتے ہوئے جہاز تک لے جائیں اور سوار ہو کر چلتے بنیں انھوں نے بڑی منت سماجت کی میں نے ایک نہ سنی حالانکہ ان کی رائے پر عمل کرنا بدرجہا بہتر ثابت ہوتا" (7)

اس مثال سے دیکھا جاسکتا ہے کہ اوڈیسیوس کس قدر خود پسند، ضدی اور ہٹ دھرم تھا جس کا خمیازہ اس کے ساتھیوں کو بھگتنا پڑتا ہے جیسے ساتھیوں کو دیو غار میں کھا جاتا ہے اور غار سے نکلتے ہوئے اوڈیسیوس نے ہوشیاری سے دیوکاشکار سے ایک آنکھ کو زخمی کیا اور غرور سے پکارا کہ اس کو اندھا میں نے کیا نتیجہ تمام ساتھیوں کو موت کے منہ میں ڈال دیا یہ شواہد اینٹی ہیرو کے وجود پر دلالت کرتے ہیں۔

اسی طرح اوڈیسیوس اٹھیکا کے ساحل پر اترتا ہے تو وہ اس کو پہچاننے سے قاصر ہے یہ کون سی جگہ ہے اسی لمحے اٹھیکا دیوی وارد ہوتی ہے تو اوڈیسیوس اپنی اصل شناخت چھپانے کیلئے جھوٹ گھڑ لیتا ہے۔ اور اسے ایک اجنبی کا قصہ سناتا ہے اسے

مسلل اپنے دیوتا جو اس کی مدد کرتا ہے۔ اس پر شک کرنا اور جھوٹ سے کام لیتا ہے اور اسے ہر کوئی اپنے جیسا لگتا ہے جیسے وہ خود قریب سے کام لے رہا ہے اور وہاں اٹھینا اس کی کہانی سن کر مسکرا دیتی ہے۔ اٹھینا کی گفتگو کو ہومر کچھ اس طرح بیان کرتا ہے۔

"چمکیلی آنکھوں والی دیوی اوڈیسیوس کی کہانی سن کر مسکرا دیتی ہے اور اسے پیار سے ہاتھ پھیرتے ہوئے اس نے اپنی شکل تبدیل کر لی۔ اب وہ بلند و قامت، خوب رو اور شاکستہ عورت معلوم ہونے لگی اور گفتگو کرتے ہوئے تکلف بالائے طلاق رکھ دیا۔ کوئی بڑا ہی مکار ہو تو تمہاری چال بازیوں کا منہ توڑ جواب دے اچھا تو میرے ضدی دوست عیاروں کے استاد ساز باز کے رسیا، اوڈیسیوس کا وطن پہنچ کر بھی مکاریوں کرنے اور جھوٹی کہانیوں سنانے کے دل پسند مشغلے سے باز رہنے کا کوئی ارادہ نہیں اب بس بھی کرو کرو فریب میں ہم دونوں بے مثل ہیں" (8)

اوڈیسیوس فریب کاری کو بنیادی اصول بنا لیتا ہے نہ کہ آخری اس پر اٹھینا اس کو خود کہتی ہے کہ تم مکار ہو یہ منفی پہلو جو تسلسل سے چلا آ رہا ہے اس کے اینٹی ہیرو ہونے کی پختہ دلیل ہے۔

اسی طرح جب اوڈیسیوس اٹھیکا بندر گاہ سے جنگل کو روانہ ہو جاتا ہے اور وہاں اسے وہی لائق چرواہا مل جاتا ہے جس کے بارے اٹھینا نے بتایا تھا یہ وہی چرواہا ہے جو آگے چل کر اوڈیسیوس کے شاہی عملے میں سب سے زیادہ وفادار ثابت ہوا۔ اس چرواہے سے بھی اپنی شناخت کو پوشیدہ رکھتا ہے اور من گھڑت کہانی سنا کر اس کے پاس قیام کرتا ہے اس دوران چرواہے کو جو کہانی سناتا ہے اس میں بھی اپنا کردار ایک مکار، چالاک اور خائن کا کرواتا ہے اور لوگوں پر ظلم روار کھنے کی کہانی سناتا ہے جس کو ہومر نے اس انداز میں بیان کیا۔

"جب دشمنوں پر کوئی دلیرانہ وار کرنے کا منصوبہ بند ہوتا اور گھات لگانے کیلئے میں ساتھی چن لیتا تو پھر مرنے کے ڈر سے میری طبیعت کا جوش و خروش کبھی سرد نہ ہوتا میں سب سے پہلے آگے بڑھ کے ہر اس دشمن کو جو میری طرح پھرتیلانہ ہوتا نیزے سے ہلاک کر دیتا ہے میں جنگ کے میدان میں اس تماش کا انسان تھا لیکن کام کاج کرنا اور ایسے گھریلو کاموں میں حصہ لینا جن سے خاندان کی بہبود مقصود ہو مجھے سخت ناپسند تھا مجھے تو فقط چوپوں والے جہازوں، جنگ و جدل چمکیلی نیزوں اور تیروں جیسی خوفناک

چیزوں سے جن سے دوسرے لوگوں کو کچپی چڑھتی ہو محبت تھی میں سمجھتا ہوں اس پسند میں میری طبیعت کے رجحان کو بڑا دخل تھا کیونکہ مختلف آدمیوں کو روزی حاصل کرنے کے بلکل متضاد طریقے موافق آتے ہیں بہر حال اخائیوی لشکر کے ترویجی ساحل پر قدم رکھنے سے پہلے میں نو مرتبہ عمدہ بیڑوں کا سردار بن کر دوسرے ملکوں پر حملے کر چکا تھا ان حملوں میں بے انتہا مال غنیمت میرے ہاتھ لگا تھا اس میں جو چیز مجھے پسند آجاتی تھی وہ پہلے ہی ہتھیالیتا تھا بعد میں جب ٹھیک طرح سے بٹوارہ ہوتا تھا تو مجھے اور بہتیرا مال مل جاتا تھا اس طرح میں بہت جلد بے حد امیر ہو گیا اور میرے ہم وطن مجھ سے ڈرنے اور میرے عزت کرنے لگے۔“ (9)

اوڈیسیوس اکثر جنگوں میں مال غنیمت کی تقسیم میں قریب کاری سے کام لیتا تھا۔ ایک اینٹی ہیر وہی خود غرضی کا مظاہرہ کر سکتا ہے اور اپنے ساتھیوں کے حق پر ڈاکہ ڈال کر بددیانتی کا روپ اختیار کر لیتا ہے۔ یہ بھی ایک اینٹی ہیر و کا پختہ نمونہ ہے۔

آگے چل کر تلمیخا خواہ اس بھی واپس آجاتا ہے تو وہ بھی چرواہا کے پاس قیام کرتا ہے تو تب بھی اوڈیسیوس اپنی شناخت کو اپنے بیٹے سے پوشیدہ رکھتا ہے کیونکہ تلمیخا خواہ اس ابھی چھوٹا تھا جب ٹرائے کی جنگ پر اوڈیسیوس روانہ ہوا تھا جو بعد میں اتھینا دیوی کے کہنے پر بیٹے پر یہ راز افشاں کرتا ہے اور وہاں بیٹھ کر محل میں داخل ہونے کا پلان ترتیب دیتے ہیں اوڈیسیوس فقیر کے روپ میں محل میں داخل ہوا اور پھر وہاں کئی دن قیام کرتا ہے اور وہاں پر پینے لوییا سے جب ملتا ہے تو اس کو بھی ایک جھوٹی کہانی سناتا ہے اس پر وہ آنسو بہاتی رہی تو اس کے رونے کے انداز کو ہومر کچھ اس انداز میں پیش کرتا ہے۔

”اس کی یہ ساری داستان تھی تو سر اسر جھوٹ مگر اس نے اس طرح بیان کی کہ وہ سچی معلوم ہونے لگی اور پینے لوییا سنتی اور آنسو بہاتی رہی اور اس کے رخسار بھیگ گئے۔“ (10)

اپنی وفاداری پر اپنی شناخت پوشیدہ رکھتا ہے جو اس کی خاطر جان پگھلا رہی تھی اس کے سامنے بھی جھوٹ سے کام لیا یہ پہلو بھی اینٹی ہیر و ثابت کرنے میں معاون ثابت ہوتا ہے۔

اسی طرح جب پینے لوییا سے پاؤں دھلوانے کا بولتی ہے تو اس کے سامنے بھی چالاکی سے کام لیتا ہے اور اس سے پاؤں دھلوانا مناسب نہیں سمجھتا۔ ہاں اگر کوئی بزرگ خاتون ہو تو کوئی بات نہیں یہ بھی ایک وفاداری کی ریاکاری کر رہا تھا حالانکہ

دوران سفر کتنی عورتوں کے ساتھ دل لہاتا رہا اور جب اپنی بیوی کے سامنے آیا تو کسی عورت سے پاؤں دھلوانے میں عار محسوس کر رہا تھا۔ اس واقعے کو ہومر اس طرح بیان کرتے ہیں۔

”ارے لڑکیو! چلو ہمارے مہمان کے پاؤں دھلو اور گدے، کمبل اور اجلی چادریں لے کر بستر بچھا دو تا کہ سنہرے تخت والی صبح کے نمودار تک یہ آرام کر لے اور سنو! انہیں صبح کو نہلا کے تیل مل کے تلیا خوا اس کے ساتھ دالان میں ناشتہ کرنے کے لئے تیار کر دینا۔۔۔۔۔ پاؤں دھلوانے کی بات بھی مجھے کوئی خاص پسند نہیں میں نہیں چاہتا کہ آپ کی بانڈیاں میرے پاؤں کو ہاتھ لگائیں ہاں اگر کوئی بوڑھی عزت دار خاتون ہو جسے میری طرح دنیا کا تجربہ ہو تو مضائقہ نہیں اس سے پاؤں دھلوانے پر مجھے کوئی اعتراض نہیں۔

(11)»

وہ پینے لوبیا کے سامنے ایک مہذب اور وفادار شخص نظر آتا ہے جب کہ حقائق اس کے برعکس ہیں۔ جو اس نے سفر کے دوران تعلقات رکھے اور یہاں چالاکی اور مکاری سے کام لیتا ہے یہ بھی اینٹی ہیر و کا ایک ثبوت ہے۔

قصہ کو تاہ ہومر کی اوڈیسی میں اوڈیسیوس کو روایتی ہیر و کی بجائے ایک پیچیدہ اور متضاد کردار کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ اگرچہ وہ ذہانت، جرات اور چالاکی کے سبب یونانی ہیر و کہلاتا ہے۔ لیکن اس کے کردار میں اخلاقی کمزوریاں، خود غرضی اور دھوکا دہی جیسی خامیاں نمایاں ہیں اس کی کامیابیاں اکثر دانشمندانہ مگر اخلاقی طور پر مشکوک حکمت عملیوں کی بدولت ہوتی ہیں۔ وہ طاقت سے زیادہ فریب، چالاکی اور عیاری سے کام لیتا ہے جو اسے روایتی ہیر و سے الگ کر دیتے ہیں اس کی شخصیت میں خود غرضی، جذباتی کمزوریاں اور اخلاقی ابہام یوں اوڈیسیوس ایک ایسے کردار کے طور پر ابھرتا ہے جو اپنی خامیوں، تضادات اور غیر اخلاقی فیصلوں کے باوجود کامیاب ہوتا ہے۔ اس لیے اسے کلاسیکی اینٹی ہیر و کا ابتدائی نمونہ سمجھا جاسکتا ہے۔

حوالہ جات

1. Balick, Oxford Dictionary of Literary Terms, Oxford:Oxford University Press,2015, p: 93
2. سلیم اختر، ڈاکٹر، تنقیدی اصطلاحات، لاہور: سنگ میل پبلیشر، 2010ء، ص: 53
3. ہومر، اوڈیسی، مترجم، محمد سلیم الرحمن، جہاں گرد سے واپسی، لاہور: مکتبہ نیا ادارہ، 2008ء ص: 14
4. ایضاً، ص: 23
5. ایضاً، ص: 77
6. ایضاً، ص: 120
7. ایضاً، ص: 199
8. ایضاً، ص: 203
9. ایضاً، ص: 213
10. ایضاً، ص: 243
11. ایضاً، ص: 291

References:

- .1 Balick, Oxford Dictionary of Literary Terms, Oxford:Oxford University Press,2015, p: 93
- .2 Saleem Akhtar, Dr. Tanqeedi Istalahaat, Lahore: Sang Meel Publisher, 2010, P:53
- .3 Homer, Odyssey, Mutrajam, Muhammad Saleem ur Rehman, Jahan Gard Say Wapsi, Lahore: Maktaba Naya Adara, 2008,P:14
- .4 Ibid, P:23
- .5 Ibid, P:77
- .6 Ibid, P:120
- .7 Ibid, P:199
- .8 Ibid, P:203
- .9 Ibid, P:213
- .10 Ibid, P:243
- .11 Ibid, P:291